© rasailojaraid.com

رسائل و مسائل

عدتِ خلع

سوال: آپ کی تصنیف تفہیم القرآن جلد اول سورۃ بقرہ صفحہ ۱۷۵ میں لکھا ہوا ہے کہ "خلع کی صورت میں عدت صرف ایک حیض ہے، دراصل یہ عدت ہے ہی نہیں بلکہ یہ حکم محض استبراء رحم کے لیے دیا گیا ہے" الخ

اب قابلِ دریافت یہ امر ہے کہ آپ نے اس مسئلہ کی سند وغیرہ نہیں لکھی، حالانکہ یہ قول مفہوم الآیہ اور اقوالِ محققین امد قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی خلاف ہے۔

(۱) فی الفتح. روی عبد الرزاق مرفوعا الخلع تطلیقة،

(۲) وروی الدارقطنی وابن عدی انہ جعل النبیؐ الخلع تطلیقة۔

(۳) وروی مالک عن ابن عمرؓ عدۃ المختلعہ عدۃ المطلقة۔

ایک ابوداؤد کی روایت ہے کہ عدتہا حیضة، لیکن یہ قول تصرف من الرواۃ پر محمول کیا گیا ہے اور نص کے بھی خلاف ہے کہ نص میں ہے وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ

مہربانی فرما کر احادیثِ نبویہ میں تطبیق دیتے ہوئے نص کو اپنے اطلاق پر رکھتے ہوئے اور محدثین کے اقوال کو دیکھتے ہوئے مسئلہ کی پوری تحقیق مدلل بحوالہ کتب معتبرہ تحریر فرمائیں تاکہ باعث اطمینان ہو سکے۔

جواب: مختلعہ کی عدت کے مسئلے میں اختلاف ہے۔ فقہاء کی ایک کثیر جماعت اسے مطلقہ کی عدت کے مانند قرار دیتی ہے۔ اور ایک معتد بہ جماعت اسے ایک حیض تک محدود رکھتی ہے۔ اس دوسرے مسلک کی تائید میں متعدد احادیث ہیں۔ نسائی اور طبرانی نے ربیع بنت معوذ

© rasailojaraid.com